REGISTERED. L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔	۲۰ر مئی ۱۹۱۰ء	نمبر ۲۰

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

امیشروں کے واسطے

۱ مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر

۲- علم الارض ۸ر +

۳- بائیبل کی تواریخ (بلیکی) عمر +

۴- شاکر کی مسیحی زندگی ۱۲ر +

۵- پاطرشی ۶ر +

۶- معجزات مسیح عہ +

۷- واعظیں از مسیحی اول و دوئم و سوئم عمر +

۸- مسیح ابن اللہ ۲ر +

۹- نجات کی تعلیم -۱۲ر +

۱۰- تنویر الظہن فی نصاحت القرآن ۸ر +

۱۱- مسیح کا نمونہ ۸ر +

۱۲- خاندانی فرائیض ۱۲ر +

۱۳- ۱۰- اگسٹین کے اقرارات عہ +

۱۴- اثمار شیریں ۴ر و ۱۲ر +

۱۵- عیسائی مسافر عا +

۱۶- راہِ زندگی ۱۲ر +

۱۷- اصلاح تمدن ۵ر +

۱۸- اصلاح اخلاق ۴ر +

۱۹- ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +

۲۰- موازنہ مذاہب ۸ر + رومن

۲۱- گنجینہ اسلام ۸ر + رومن

۲۲- سیپردائے ۶ر و ۸ر +

۲۳- دینِ حق کی تحقیق ۳ر +

۲۴- میزان الحق ۴ر +

۲۵- کشف القرآن ۶ر +

۲۶- کشف الحقائق ۸ر +

۲۷- روح سے معمور زندگی ۴ر +

۲۸- طریق دعا

۲۹- بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیے

۳۰- روحانی طاقت کے متعلق چند بیش قیمت خیالات ۴ر

۳۱- خدا کی ہستی ۱۲ر +

۳۲- حقیقتِ مسیح ۸ر +

۳۳- حیات مسیح ۱۲ر +

۳۴- الکنڈی ۱۲ر +

۳۵- القابِ مسیح ۲ر +

۳۶- عقائد اسلامیہ ۱۰ر +

۳۷- اوراد سیرت المسیح ۸ر +

۳۸- بائیبل کا الہام ۸ر ۱۲ر +

۳۹- گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ و حکومت ۸ر +

۴۰- مسیح کے خاص دوست ۸ر +

۴۱- راہِ نجات ۴ر +

۴۲- راحت القلوب ۲ر +

۴۳- عہد جدید ۸ر +

۴۴- حیات پولوس ۴ر +
۴۵- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶- تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷- تاریخ روم ۸ر +
۴۸- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹- مشاہیر عالم ۴ر +

۲- خاندان کیلئے کتابیں

۱- تاریخ مصر ۸ر +
۲- مرقعہ روس ۸ر +
۳- یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴- مارکوپو- ۶ر +
۵- سکندر اعظم ۲ر +
۶- یونانی تاریخ ۶ر +
۷- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +
۸- روستہ الکبڑا ۶ر +
۹- سیر ہندوستان ۹ر +
۱۰- شہیدان کاریج ۲ار +
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳- چارلس ایچ- سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴- ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت قیمت ۳ر +
۱۵- جاپان کے حالات ۳ر و ۸ر +
۱۶- طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷- رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸- مرقع جاپان ۸ر +
۱۹- مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳- نجی کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱- طیطس رفیق صلیب ۸ر +
۲- تلاش حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳- رامپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴- شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶- عزت بینیال ۵ر و ۸ر +
۷- چندر لیلا ۶ر +
۸- ابن حور ۸ر +
۹- زرین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰- شعاع نور حصہ اول و دویم ۵ر +
۱۱- پھلمنی اور کرونا ۴ر +
۱۲- یوڈیاس اگا سٹے ۱۲ر
۱۳- تارا کا احوال ۳ر +
۱۴- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم ۹ر +
۱۵- کلیان اور مایا کا قصہ ۲ر +

۱- انجیل داؤد ۲ر و ۴ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- زراعتی اصلاح ار
۴- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵- افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب ار
۶- آئینہ قرآن ۶ر +
۷- بیداری کے گیت- رومن ار +
۸- مسیح کی تعلیم- رومن اردو ۱۲ر +
۹- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۰- رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی +
۱۲- یسوع مسیح کون تھا- ار +
۱۳- رشیوں کا آبائی وطن- ۲ر +
۱۴- اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵- خدائے اسلام- ۲ر +
۱۶- ینابیع القرآن- ۳ر +
۱۷- الکفارہ- ۲ پائی +
۱۸- دین اسلام- ار +
۱۹- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰- ینابیع الاسلام ۸ر +
۲۱- فوز العظیم- ۲ر
۲۲- دولت لازوال- قیمت ۳ر ۵ر- ۸ر +
۲۳- چندر لیلا گورمکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی- پی یا نقد قیمت پہ ملسکتی ہیں +



نورافشان

لودیانہ۔ جمعہ ۲۰ مئی سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

سرکار کا ۱۰۰۰ روپیہ کے نوٹ بنانے پر صرف ½ آنہ خرچ آتا ہے۔

سائنسدانوں نے یہ بات دریافت کی ہے کہ مائی کروبز ۲۰ برس تک زندہ رہتے ہیں۔

لنڈن شہر میں مربع میل کے فاصلے کے اندر ۲۰۰۴ لائسنس کی دکانیں ہیں، ۷۵ شراب کی دکانیں اور ۲۸۹ بیر کی دکانیں اور ۳ تمباکو کی دو دکانیں ہیں۔

ہمعصر کرسچن ہیرلڈ ایک آدمی کے متعلق ہونیکا ذکر کرتا ہے جس کی عمر ۱۰۰ برس کی ہے اور اُس نے ۸۵ برس ہوئے کہ ایک وعظ سنا تھا جبکہ وہ پندرہ برس کی عمر کا تھا جو یہ تھا کہ اگر کوئی خداوند یسوع مسیح سے محبت نہیں رکھتا وہ محروم کیا جاوے۔ ماران اتا۔ ۱ کرنتھیوں ۱۶: ۲۲۔ اس وقت سے وہ عیسائی تھا۔ مگر بپتسمہ نہ لیا تھا پر اب اُس نے بڑی خوشی سے بپتسمہ لیا ہے۔

دنیا میں سب سے لمبا پودہ ایک قسم کی دریائی گھاس ہے جس کی لمبائی ۶۰۰ فٹ ہے۔

پرندوں کے درمیان راج ہنس ایک ایسا جانور ہے جس کی بابت کہتے ہیں کہ وہ ۳۰۰ برس تک زندہ رہتا ہے۔ اور باز کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ ۱۶۲ برس تک پہنچتا ہے۔

بمبئی کے بھاٹیہ سیٹھ لکھمیداس کی بیوہ جنابائی کے ۵ قاتل پکڑے گئے۔ مال مسروقہ بھی ہاتھ آیا۔

مدراس میں ایک سند یافتہ دایہ دھو[...]تے قتل کی گئی۔ زیورات لٹ گئے قاتل مسلمان پکڑا گیا۔

بمبئی پولیس نے دو ہندو گرفتار کئے۔ باغیانہ مضمون کے پمفلٹ شایع کئے گئے تھے۔

اندور کی منڈی میں ایک ذخیرہ کپاس میں آتشزدگی ہوئی۔ نقصان قریباً دو لاکھ ہوا۔

پچھلے سال سینٹ پیٹرسبرگ میں ۲۳۴۴ خودکشیاں ہوئیں اُن میں ۹۳۲ مرد اور ۵۰۰ عورتیں شامل ہیں۔

ہندو نامی دخانی جہاز ساحل پیریم پر روکا گیا۔ کیونکہ اس کے دو ملاحوں کو طاعون ہو گیا تھا۔

پانڈیچری کے عظیم کارخانہ پارچہ بافی کے مالکوں نے کام کے جدید قواعد نافذ کئے۔ اس پر ناراض ہو کر چھ ہزار آدمیوں نے کام بند کر دیا۔ اس سے ۳ ہزار لنگے اور ۵۶۰ اکر گھے بیکار پڑے ہیں۔ سٹرائکروں نے پتھر مار کر ہنگامہ کیا۔ وہ گرفتار اور قید کئے گئے۔ کارخانہ بند ہے۔ اخبار عام

بلوہ پشاور میں کہتے ہیں کہ ۲ ہندو قتل کئے گئے۔ اور انکا نصف کروڑ کا مال لوٹا گیا تھا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۱۹۷۷۲ مرے صوبجات متحدہ میں ۳۵۱۵ پنجاب میں ۱۲۶۳۰۔

کلکتہ میں دو مرد و ایک عورت جعلی روپیہ بنانے کے الزام میں پکڑے گئے۔ تمام آلات بھی دستیاب ہوئے۔

میسور کی کانوں سے ماہ مارچ میں ۵۸۳۰۴ اونس سونا نکلا۔ ماہ سابق سے ۱۳۸۴ اونس زیادہ۔

لاہور میں ایک گرل سکول ہندو سبھا جاری کریگی جو مہارانی صاحبہ بردوان کے نام سے منسوب کیا جاویگا۔

بلوہ پشاور کے متعلق تھمو سنگھ کو چار سال قید سخت کی سزا ملی۔ اس نے بندوق چلا کر ایک شخص کو زخمی کر دیا تھا۔

کلکتہ کے اجلاس سشن میں ایک ۶۰ سالہ جرایم پیشہ کو جیب کترنے کے جرم میں عمر قید کی سزا ملی۔

سپیشل مجسٹریٹ پشاور نے ۱۰۸ جوان بلوہ کو ستاون سال قید سخت کی سزائیں دی ہیں۔

راجپوتانہ مالوہ ریلوے کے سٹیشن للی پر مالگاڑی کے حادثہ سے چار قلی ہلاک ہو گئے۔

شہر لنڈن کی دولت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں کے امیر لوگ ضیافتوں پر اتنا زر کثیر خرچ کرتے ہیں کہ عقل حیران ہوتی ہے۔ ایک صاحب نے کرسمس کے وقت ۵۰ صاحبان کی دعوت کی اور فی پلیٹ پر اُنہوں نے ۵۰ پونڈ سے ۱۰۰ پونڈ تک خرچ کیا۔ اس کے علاوہ ۱۰۰ پونڈ زیبائش پر اور ۲۰۴ پونڈ پھولوں وغیرہ پر اور ۸ پونڈ ۵ شلنگ روشنی وغیرہ پر، ۳۷۲ پونڈ ۱۰ شلنگ شراب پر ۵۲ پونڈ اشتہار وغیرہ اور دیگر چھاپہ خانہ کے خرچ پر ۱۲۵۰ پونڈ دیگر اخراجات پر اور کل ضیافت کا خرچ ۲۵۰۰ پونڈ علاوہ پلیٹوں کی قیمت کے صرف کیا۔

ایک ولائتی اخبار سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں گریٹ برٹن اور آئرلینڈ میں ۱۶۷۰۰۰۰۰ پونڈ کی شراب کے خرچ کا اندازہ ہوا۔ افسوس

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا راہنما

ہادی کی آمدِ ثانی

چونکہ یہہ ہادی یا راہنما نجات کا کام شروع کرنے والا ہے وہ اُس کو ختم کرنے والا بھی ہے جو تمام باتیں گذشتہ نمبروں میں اسکے متعلق بیان ہو چکی ہیں۔ اس امر کو بخوبی ثابت کرتی ہیں کہ وہ ہر ایک بات میں کامل ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو کیونکر ممکن تھا کہ وہ نجات کے ایسے بھاری کام کو کر سکتا؟ وہ الٰہی شخص نجات کے بڑے کام کے ہر ایک پہلو کو تمام کر کے اور اپنے آپ کو گنہگاروں کے عوض میں کفارے میں گذرانکے مُردوں میں سے زندہ ہوئے اور بخشش اور نجات کا مژدہ عام میں مشتہر کرنے کے لئے اپنے شاگردوں کو یہہ خدمت بخشی کہ وہ اُس کے مبشر ہو کر اُس کی بشارت کو سناویں۔ اور جب تک وہ وقت مقررہ پر انصاف اور عدالت کے لئے نہ آوے وہ اس کام کو انجام دیتے رہیں اور جس طرح اُس کی اول آمد کی خبر نبیوں نے دی تھی اور اس کے تمام کاموں اور خدمات کی نسبت پیشینگوئیوں میں ظاہر کیا گیا تھا۔ اور وہ حرف بحرف اپنے وقت پر پوری ہوتی رہیں۔ اسی طرح سے اُس کی آمد ثانی کی نسبت بھی پیشینگوئیاں ہیں اور خود اُس نے اپنی زبان سے بھی فرمایا تھا کہ وہ آخری دن میں بڑی شان و شوکت کے ساتھ آویگا وہ بادشاہت لیکر آویگا۔ اور ہر ایک آنکھ اُسکو دیکھیگی اور اب وہ آنے والا ہے اور اس کے تمام ایماندار اُس کے آنے کی انتظاری میں ہیں۔ کیونکہ وہ آکر اُن کو ابدی خوشی میں داخل کریگا۔ اور شیطان کے کاموں کو بالکل نیست کر ڈالیگا اور آخری عدالت ہوگی جسکے بعد گنہگاروں پر آخری فتوےٰ ہوگا۔ اور وہ ہمیشہ کی ہلاکت میں جا پڑینگے جہاں شیطان اور اُسکے فرشتے ہمیشہ کی تکلیف میں رہینگے۔ اور ایماندار ہمیشہ کی زندگی کو حاصل کرینگے۔ اور اس دنیا کا خاتمہ ہوگا۔

اب اے ناظرین آپ پر جو اس ہادی خداوند یسوع پر ایمان لا چکے ہو نجات کی حقیقت کھل گئی ہے۔ اور آپ مبارک ہیں کیونکہ نجات آپ کا حق ہے۔ ابدی خوشی اور ہمیشہ کی زندگی آپ کی روح کے لئے موجود ہے۔ پر آپ کا فرض کہ دوسروں کو اس کی خبر دو تاکہ وہ بھی اس نجات کی تجویز کو قبول کریں اور بچ جاویں۔

اب اے پیارے ناظرین جو اس ہادی خداوند یسوع کے پاس نہیں آئے بلکہ کسی دوسرے پر بھروسہ رکھتے ہو یا اپنے اعمال پر تکیہ کئے بیٹھے ہو ذرا غور و فکر سے سوچو اور امید ہے کہ حقیقت ضرور آپ پر کھل جاویگی اور آپ اپنی بیکسی اور لاچاری کے قائل ہو جاوینگے اور تب آپ کو توبہ اور ایمان کے وسیلے سے الٰہی بخشش کے لینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ خدا آپ کو راہ ہدایت دکھلاوے اور توبہ اور ایمان کی توفیق بخشے۔

یہہ بات بالکل سچ ہے کہ ہر ایک شخص چاہے اس کو اس بات کا علم ہو یا نہ ہو کچھہ نہ کچھہ اپنی تاثیر دوسروں پر کرتا ہے اُس کے اچھے یا بُرے اثر دوسروں پر پڑتے رہتے ہیں۔ اور وہ خدا کے سامنے اُن کا ذمہ وار ہے۔ اُس کی نسبت ایک عمدہ نظیر ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۵ مئی ۱۹۱۱ء ذیل کے نوٹ میں درج کرتا ہے جسکو ہم یہاں نقل کرتے ہیں:-

"کسی شہر میں ایک جوہری کی دوکان میں ایک گھڑی لگی تھی اور ہزاروں آدمی اپنے کام پر جاتے ہوئے اس پر نگاہ ڈالتے تھے اور اسکے وقت کی پابندی کرتے تھے ایک دن اُس گھڑی میں آدھ گھنٹے کا فرق پڑ گیا وے لوگ جو اس پر بھروسہ رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ وہ ٹھیک وقت دیتی ہے یہہ سمجھ کر کہ ہمارے کام پر جانے کے وقت میں آدھ گھنٹہ باقی ہے رستے میں ادھر ادھر رک گئے اور نتیجہ یہہ ہوا کہ وہ سب آدھ گھنٹہ دیر سے اپنے کام پر پہنچے۔ ہم لوگ اکثر سمجھتے ہیں کہ ہمیں کون دیکھتا ہے یا ہم پر کون بھروسہ رکھتا ہے پر حال تو یوں ہے کہ ہماری ذرا سی لاپرواہی اور غفلت سے سینکڑوں ٹھوکر کھاتے ہیں اور نقصان اُٹھاتے ہیں غالباً ہم نہیں سوچتے کہ حال یوں ہی ہے پر سچ بات تو یوں ہی ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے سبب سے دوسرے نقصان نہ پاویں تو بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی باتوں میں بھی اپنے آپکو وفادار دکھلاؤ اور نہ صرف دوسرے بلکہ آپ خود اپنے دل میں خوشی اور تسلی پاوینگے اور خدا کے سامنے مقبول نظر ٹھہرینگے۔"

مذہبی دنیا میں جو کچھہ عجیب و غریب واقعات اب گذرنے لگے ہیں اس سے پیشتر کبھی دیکھنے اور سننے میں نہیں آتے تھے ہندوؤں کے مذہب میں جو قدیم الایام سے ذات پات اور چھوت چھات کا مذہب چلا آیا تھا اب اس قسم کی عجیب ترمیم اور انوکھی طرح کی تبدیلی واقعہ ہو گئی ہے۔ کہ وہ اب ہر ایک قسم کے ذات کے لوگوں کو اپنے میں شامل کرنے لگے ہیں۔ اور عیسائیوں اور محمدیوں کی طرح پر انہوں نے اپنے مذہب کو سب کے لئے آزاد کر دیا ہے جو ایک ایسا فعل ہے جو اُن کے قدیم مذہب کے قلعے کو مسمار کر کے اُن کو ایک نئی قسم کا عجیب مذہب بنا رہا ہے۔ جس کی مثال اُن کی پُرانی کتابوں میں کہیں نہیں ملتی۔ خیر اس پر ہم یہاں بحث نہیں کرتے۔ بلکہ صرف یہ دکھلانا مدِنظر ہے کہ اب ہندو مذہب وہ نہیں ہے۔ جو کہ صدیوں پیشتر تھا۔ بلکہ اس نے زمانے کی رفتار سے حسبِ زمانہ اپنے حالات کو پلٹنا اختیار کیا ہے۔ اگر قدیم زمانے کا کوئی ہندو اگر اسی زمانے کو دیکھ سکے تو اس کی حیرانی ان تمام امور سے حیرت افزا ہوگی۔

ہمعصر آریہ پتر کہ نے مطبوعہ ۴ مئی ۱۹۱۱ء میں جان کرسٹا فری ایم۔ اے۔ ایس۔ عرف رامچند افسر پلیکچرار آریہ سماج بمبئی کا ایک خط انگریزی میں شایع کیا ہے جسکا عنوان ہے "میں آریہ سماجی کیوں ہوا" جسمیں راقم نے اپنے مسیحی ہونے اور بعدہٗ آریہ ہونے کے حالات اور ساتھہ ہی کچھہ اعتراض مسیحی مذہب پر کئے ہیں ہم نے اس مضمون کو بخوبی غور سے پڑھا ہے۔ اس میں صاف معلوم ہوتا ہے کہ اور دیکھتا

کہ رام چند سطہرپال نے جو پیشتر ازیں مسٹر جان کرسٹافر تھے اول عیسائی ہونے میں غلطی کھائی تھی۔ اور اب انہوں نے آریہ ہونے میں سراسر غلطی کھائی ہے۔ عیسائی ہونے میں اُنہوں نے غلطی کھائی تھی۔ ۱۰ سال ہوئے کہ عیسائی ہوئے تھے۔ انہوں نے بخوبی عیسائی مذہب کی اصلیت کو نہیں دیکھا اور نہیں پہچانا۔ کہ حقیقت میں مسیحی مذہب بے کس لاچار گنہگاروں کو رحم اور فضل دینے کی غرض سے نجات دینے کے لئے دعوت دیتا ہے۔ جو اپنے آپ کو بے کس لاچار گنہگار قبول کرے وہ توبہ کرکے ایمان لاوے اور خدا کے فضل کو بخشش کے طور پر اور کامل نجات کو حاصل کرے اور بچ جاوے۔ جب تک پورے طور سے کوئی شخص اس حقیقت کو سمجھ نہ لے تب تک اُس کا مسیحی ہونا اور بپتسمہ لینا بالکل فضول ہے۔ اگر وہ اس کو سمجھنے کے بغیر عیسائی ہو بھی جاوے تو وہ پھر گر جاوے گا اور ضرور منکر ہو جاویگا۔ جیسا کہ مسٹر جان کرسٹافر نے کیا۔ اب انہوں نے آریہ ہونے میں غلطی کھائی ہے۔ اور وہ غلطی کہ جس میں وہ گرے ہیں۔ صاف نظر آتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب وہ اس خدا کو مانتے ہیں۔ کہ جو مادی وجود میں نہیں آتا۔ اور نہ مادی خواہشات میں پڑتا ہے۔ اور نہ صرف روح قدیم ہے۔ بلکہ مادہ اور روح دونوں قدیم ہیں۔ یہ دعویٰ تو آپ نے کر دیا ہے مگر اس کے ساتھ اس کا ثبوت کیا دیا؟ اس کا ثبوت تو ہم آریہ لوگوں سے طلب کرتے ہیں جس کا ثبوت اب تک کسی آریہ سے دیا نہیں گیا اور بلا ثبوت کسی بات کو قبول کر لینا غلطی نہیں تو اور کیا ہے۔ مناسب تھا کہ شرما صاحب جیسا کہ مسیحی مذہب پر اعتراض اُٹھانے کے لئے قلم کو دوڑا چکے تھے تو اُنکے مقابلے میں آریہ عقیدے کے ثابت کرنے کے لئے بھی قلم کو کام میں لاتے۔ پر حسب معمول آریہ صاحبان باتوں کے جمع خرچ کی طرف جلد ڈھلک جاتے ہیں اور راستی کو نہ جاننا چاہتے اور نہ جاننے کی سعی کرتے ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ کوئی مشنری صاحب اورنگ آباد سے اس مسٹر جان کرسٹافر کا حال بذریعہ خط ظاہر کرے جس کو ہم بجنسہ نور افشاں میں درج کر دینگے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

اقول۔ ہم کو ایڈیٹر صاحب کی ایسی عقل پر افسوس آتا ہے۔ کہ کس طرح سے وہ واقعات پر خاک ڈالکر حق کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب بتائیں کہ کہاں یسوع مسیح نے تلوار اٹھانے کا حکم دیا؟ اور کہاں شاگردوں نے اس کی کوشش کی اور ناکامیاب ہوئے اور کس بیان سے آپ نے یہ نتیجہ نکالا کہ جب یہ دنیاوی معاملہ بن نہ پڑا تو یسوع مسیح نے روحانی دعوے کر دیا؟ اس زٹل کا کیا ٹھکانا ہے جس میں حقیقت کا ایک ذرہ بھی نہیں۔ ایڈیٹر صاحب کو زعم ہے کہ اگر وہ اپنی باتوں کی تصدیق کے لئے انجیلی واقعات کو نہ دکھلا سکیں تو وہ کسی تواریخ ہی سے انکو ثابت کریں۔ پر اگر ایسا کرنے سے وہ عاجز ہوں تو انکو کم از کم یہ تو چاہیے کہ ایسی بے تکی باتیں کہکر اپنی کم قدری نہ کریں۔

قولہ: آپ نے مجبور ہو کر تلوار اُٹھائی۔ اور ایسے کرنے کے سوا آپ کے لئے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

اقول۔ بس جب آپ خود اقراری ہیں کہ محمد صاحب نے تلوار اُٹھائی اور مجبوراً تلوار اُٹھائی تو پھر اس سے انکار کی کوئی وجہ باقی نہیں رہتی صاف واقعات دکھلا رہے ہیں کہ نہ صرف محمد صاحب نے تلوار اُٹھائی۔ بلکہ اپنی اُمت کے ہاتھوں میں تلوار پکڑائی اور دنیا میں سلطنت قائم کی۔ پھر جب اس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ دین کے معاملہ میں تلوار کا چلانا درست نہیں ہے۔ تو اُس کو خدا کا حکم کہہ کر جائز کیا جاتا ہے۔ اور پھر اُس کو دفاعی جنگ کا نام دیکر جہاد دین سے انکار کیا جاتا ہے۔ یہ ہی تو وہ باتیں ہیں جن پر ہمارا اعتراض ہے۔

قولہ: غطفانیوں کے حملے میں جس کا اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ ایک عجیب قسم کا واقعہ لکھا ہے۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال رحم اور کرم ثابت ہوتا ہے۔ اس غزوہ میں مینہ برسا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھیگ گئے۔ آپ نے اتار کر ایک درخت پر لٹکا دیئے۔ اور آپ اس درخت کے نیچے سائے میں لیٹ گئے۔ لوگ بھی متفرق طور پر درختوں کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ دعثور جو غطفانیوں کا سرغنہ تھا۔ آپ کو لشکر سے الگ اس درخت کے نیچے لیٹا ہوا پا کر آپ کی طرف آیا۔ اور آپ کی ہی تلوار جو درخت پر لٹک رہی تھی کھینچکر اور آپ کے سر پر کھڑا ہو کر کہا من یمنعک منی الیوم آج کون تجھے مجھ سے بچا سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا اللہ۔ اس جواب پر اس قدر اس پر رعب پڑا کہ تلوار اُس کے ہاتھ سے گر پڑی۔ آپ نے وہی تلوار اُٹھا کر للکار کر کہا کہ بتا اب تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اُس نے کہا کوئی نہیں۔ آپ نے اسے معاف کر دیا اور فرمایا میں رحم کرنے کے لئے آیا ہوں قتل کرنے کیلئے نہیں۔ (جو بیشمار لوگ قتل کروائے تھے وہ کیوں قتل کئے گئے؟) آپ کے اس کمال رحم کو دیکھ کر اور اُس کے مقابل میں اپنی عداوت کو سوچکر اُس نے اسی جگہ اسلام قبول کیا۔ آپ نے اپنے اصحاب کو بلایا جو متفرق طور پر مختلف درختوں کے نیچے سوئے پڑے تھے جب وہ آئے تو اس اعرابی کو آپ کے پاس بیٹھے دیکھکر حیران ہوئے اور آپ نے سارا واقعہ بیان کیا (صحیح بخاری جزو ثالث کتاب المغازی صفحہ ۲۳)

اقول: تعجب آتا ہے کہ اس قصہ میں محمد صاحب کا رحم مانا جاتا ہے۔ حالانکہ اس شخص کا رحم ظاہر ہوتا ہے اگر وہ چاہتا تو جب تلوار اُس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ بلا تکلیف اُن کو قتل کر ڈالتا۔ مگر جب اُسنے قتل نہیں کیا اور اپنی باری پر محمد صاحب نے اس پر قابو پالیا تو عوض معاوضہ ہو گیا۔

باقی آئندہ

اقتباس

حرص کا انجام دنیا کے سب سے بڑے نامی گرامی تاجداروں کا حال اور اُس کا انجام حیرت افزا ہے۔ سکندر جبکہ اُس نے دنیا کی قوموں کو مغلوب کر لیا تو آخر کار روتا تھا کہ اور کوئی قوم موجود نہیں جس کو وہ فتح کرے انجام کار اُس نے ایک شہر کو آگ لگا دی اور بادہ نوشی میں مر گیا۔ ہنی بل جس نے مقتول سرداروں کی انگوٹھیوں سے تین بُشل بھرے تھے زہر کے اثر سے مر گیا جو اُس نے خود کھلائی تھی اور اُس کی موت ایک سنسان ٹاپو میں ہوئی اور کوئی اُس پر نہ رویا۔ سیزر یعنے قیصر نے سو شہروں کو فتح کیا اور اپنی پوشاک کو دس لاکھ دشمنوں کے خون سے رنگا تھا وہ اپنے پیارے دوست کے ہاتھ سے مارا گیا۔ نیپولین جس سے ملک یورپ ناراض ہوا اور ملک برباد ہوا قید ہو کر زندان میں مرا۔ بوڈس

لالچ کا انجام ایک دیسی راجہ نے اپنے نوکر کو تاکید سے منع کیا کہ ایک غار کے پاس ہرگز نہ جانا جو راجہ صاحب کے محل کے نزدیک ہی تھا اس پر وہ نوکر سوچنے لگا کہ راجہ نے جو غار میں جانے سے منع کیا جسکے منہہ پر ایک پتھر بھی نظر آتا ہی شاید وہاں بادشاہ کا خزانہ ہوگا اور اس نے پختہ ارادہ کر لیا وہ اُس کو ضرور نکالیگا۔ اور ایک ساتھی نوکر کو ساتھ لیکر وہ اُس جگہ گیا اور دونوں نے اُس بھاری پتھر کو اُس جگہ سے سرکا دیا اور جونہی اُنہوں نے پتھر کے ہٹانے سے اُسکے منہہ کو کھولا تو فوراً ایک بڑے چیتے نے لپک کر اُن دونوں کو پھاڑ ڈالا اور ناشتہ کر گیا۔ خزانہ حاصل کرنے کے بجائے دونوں نے اپنی جان دیدی۔

* ایک پیمانہ جس میں ۳ سیر اناج کی سمائی ہو۔ ایڈیٹر

مراسلات

ارکان ستہ

یا جیسا کہ تیرا گمان ہے۔ آسمان کا ایک ٹکڑا ہم پر ڈالدے اور اللہ اور فرشتوں کو آمنے سامنے نہ لے آئے۔ الخ

اس کے جواب میں آیت بالا آئی ہے۔ یہہ لکھا ہی:-

وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ

اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں میں سے فرشتے بناتے جو زمین پر سکونت رکھتے زخرف ۶ رکوع یہہ لکھا ہے:-

وَقَالُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ وَلَوْ أَنْزَلْنَا مَلَكًا لَقُضِيَ الْأَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُونَ وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا وَلَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبِسُونَ :-

اور کہتے ہیں کہ اس پر ملک کیوں نازل نہ کیا گیا؟ اگر ہم ملک کو نازل کرتے تو ان کا کام تمام ہو جاتا اور وہ ڈھیل دیئے نہ جاتے۔ اور اگر ہم اُس کو (کس کو؟) ملک بناتے تو اُس کو آدمی بنا کر بھیجتے اور اُن پر وہی شبہ ڈالتے جو وہ آپ شبہات ڈال رہے ہیں۔ انعام ۱ رکوع۔ اور کفارہ کا شبہ یہ تھا۔

وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ

یعنے اور تحقیق ہم جانتے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ تحقیق اُسے تو ایک بشر قرآن سکھاتا ہے۔ نحل ۱۴ رکوع۔

ہم نے سُنا کہ جبرائیل فرشتے نے عام خیال کے موافق حضرت محمد کے دل پر قرآن عربی کا القا کیا اگرچہ جبرائیل کے ساتھ لفظ "ملک" قرآن میں ذکر نہیں کیا گیا ہے۔ اب حاضرین اور سامعین اور ناظرین ہمدم کی آیات کے مفہوم کو سمجھیں

ہم نے ایک آیت میں سُنا کہ فرشتے کے زمین پر نہ آنے کی ایک وجہ یہ تھی کہ زمین پر فرشتے آباد نہ تھے۔ اگر ہوتے تو مخالفین کے مطالبے کے موافق ہم فرشتوں کو ہی رسول بنا کر بھیجتے اور دوسری آیت میں بھی ایک اور امکان دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو زمین کے لوگوں میں سے فرشتے یا ملک بنا لیتا۔ اس امکان میں یہہ حقیقت ظاہر کر دی گئی ہے۔ کہ زمین بشر اللہ کے چاہنے پر ملک بنائے جا سکتے ہیں جو زمین پر سکونت پذیر ہوں پس ان آیات سے زمین پر کسی آسمانی ملک کے آنے کی ضرورت منقطع کی گئی ہے۔

پھر تیسری آیت میں زمین پر ملک نہ بھیجنے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ اگر آسمانی ملک زمین پر بھیجا جاتا تو مخالفین ہلاک ہو جاتے اس وجہ سے زمین پر ملک بھیجنے سے عذر کیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہہ امر روشن کر دیا گیا ہے کہ اگر زمین پر مخالفوں کے مطالبے کے موافق آسمانی اللہ تعالیٰ بھیجتا بھی تو اسے آدمی بنا کر ہی بھیجتا۔ اور اس حالت میں مخالف اُسی شبہ میں مبتلا رہتے جس میں وہ مبتلا تھے اور مخالفین کا شبہ یہ تھا کہ حضرت محمد کو محض بشر قرآن سکھاتا ہے۔ اور متشابہات کے مصنف نے آسمانی ملک کو آدمی بنا کر بھیجنے کے قانون سے مخالفین کے شبہ کی صداقت پر مہر لگا دی کیونکہ وہ بھی یہی کہتے تھے کہ حضرت محمد کو محض بشر قرآن سکھاتا ہے۔ اس طریق سے جبرائیل خواہ آسمانوں پر کچھ ہی مانا جاتا ہو۔ پر ہماری زمین پر محض بشر ثابت ہو گیا اور اُس کی بشریت کا نہ صرف مخالفوں کو اعتراف ہے۔ پر مصنف قرآن کو بھی اقرار ہے۔ پس یہ کہنا سراسر حق ہے کہ حضرت محمد کو کسی آسمانی جبرائیل نے قرآن نہیں سکھایا بلکہ ایک زمینی بشر نے۔

میرے اس نتیجے پر ناظرین اور حاضرین میری زیادتی تصور نہ فرمائیں۔ کیونکہ یہی نتیجہ حضرت محمد کے اصحاب نے جبرائیل کی بابت نکالا تھا۔ اور میں اب اُن کے چند تجربے اور مشاہدے نقل کر کے سُناتا ہوں۔ جو حسب ذیل ہیں:-

باقی آیندہ

مُنی

علاوہ رشی اور مہرشی کے ان کا ایک اور لقب یا درجہ ہوا کرتا تھا یعنی منی کا۔ مُنی کے معنے ہیں وہ جس نے پاکیزہ زندگی بسر کی ہو یا وہ جو اندرونی تحریک سے متحرک کیا گیا ہو۔ ایک ملہم شخص بوجد کی حالت میں ہو۔ لفظ کے اس خیال کیساتھ وہ بیان مطابق ہو جو مُنی کے وجد اور اُس کے دیوتا ہونے کی بابت رگ وید منڈل ۱۰ منتر ۱۳۶ رچا ۲ و ۴ میں ہو۔ یعنی دیوتا سے متحرک منی۔ اور جو ایتریا براہمن ۶: ۳۳ میں مُنی ایتشا کے بارے میں بیان ہوا ہے۔ جس کو اُس کا بیٹا دیوانہ سمجھتا ہے۔ (دیکھو میور کت ۲۱: ۲۶) منی کو کیشین یعنی دراز مویا لمبے والوں والا بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی لمبی لمبی جٹائیں ہوتی تھیں۔ وہ ننگے رہا کرتے تھے۔ یا بھوری اور خاکی پوشاک پہنا کرتے تھے یعنی بھبوت اور خاک ملا کرتے تھے۔ رگ وید منڈل ۱۰ کی سکت ۱۳۶ میں ان کی خوراک پوشاک و دیگر اخلاقی اور طبعی طاقتوں کا ذکر یوں آیا ہے۔ کیشین لوگ آگ پانی اور دونوں جہان کو سنبھالتے ہیں۔ وہ کُل آسمان کے سامنے ہے۔ وہ یہ نور کہلاتا ہے۔ ہوا سے ڈھپنے ہوئے منی (یعنی برہنہ) بھوری اور خاکی پوشاک پہنتے رہیں۔ وہ ہوا کے رُخ پر جاتے ہیں۔ جب تم اے دیوتا اُن میں داخل ہو گئے ہو۔ منیوں کی طرح اپنی تحریکات سے جوش میں آکر ہم نے ہواؤں کا تعاقب کیا ہے۔ اے فانیو۔ تم ہمارے بدن دیکھتے ہو۔ منی جو ہر ایک دیوتا کی فیض بخش مدد حاصل کرنے کے واسطے ایک لائق دوست تمام صورتوں کو پہچانتے ہوئے ہوا میں اُڑتا ہے۔ مُنی دیوتاؤں سے باد صرصر کے گھوڑے سے وایو کے دوست سے دھکیلے جاکر مشرقی اور مغربی ہر دو سمندروں میں رہتا ہے۔ اپسراؤں۔ گندھربوں اور جنگلی جانوروں کے راستہ میں چلتے ہوئے کیشی ہماری تبلاہٹ اور شیرین بخشی بخشنے والے دوست سے آگاہ ہو۔ وایو جب اسکے لئے متحرک ہوتا ہے تو کیشی پانی کے اُس برتن کے ذریعے سے جسکو اُسنے رُدر کے ہاتھ سے پیا ہے اُن چیزوں کو توڑ ڈالتا ہے جو بے خبر ہیں۔ باقی آئندہ۔

میں کیوں مسیحی ہوا

نمبر ۴

اب میرے مسیحی ہونے کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ ایک دن میں اس شہر لکھنؤ میں صبح کے وقت ٹہلتا ہوا انجاس جا پہنچا کیا دیکھتا ہوں کہ ایک انگریز پادری صاحب معہ دو ہندوستانی مناداوں کے انجیل شریف کی منادی میں مصروف ہیں اور ایک جم غفیر وانبوہ کثیر لوگوں کا کھڑا سُن رہا ہے۔ میرے جی میں جو آیا تو میں بھی کھڑا ہو کر سُننے لگا۔ بار بار طبیعت گدگداتی تھی کہ کچھ اعتراض کرو کچھ سوالات پیش کرو اور نہ سہی تو یہہ پریشان ہی ہو گے تثلیث ہی کے مسئلہ پر جھڑ جاؤ۔ تاکہ یہ حضرات نصاریٰ مغلوب ہو جائیں۔ یہ خیالات اس بنا کی سے اس لئے میرے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔ کہ میں اکثر مسیحیوں سے بمبئی۔ کلکتہ۔ پشاور اور بہت سے مقامات پر مُباحثہ اور مناظرہ کر چکا تھا اور تعصب کی بدولت اُن کے مذہب کو ہیچ پوچ اور اسلام کو بہتر وافضل جانتا اور مانتا رہا۔

قبل اس کے کہ میں کوئی سوال کروں ایک شخص گیروا لباس پہنے چار ابرو کا صفایا کئے آموجود ہوا اور بڑے غور سے واعظ کے وہ چار جملے سُنے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا ذکر بڑی شد و مد سے کر رہا تھا۔ اب یہ گیروا پوش جو ایک معمولی سادھو معلوم ہوتا تھا واعظ سے وہ چار ہوا اور معجزات کا انکار کرنے لگا نیچر کو پیش کیا۔ اور اخلاف نیچر کو ناممکن ہونی شئے قرار دے کر لمبی چوڑی بحث شروع کی۔ یہ جو ابھی خاموش کھڑا تھا عجب انسان نکلا۔ جس کو سب معمولی سادھو سمجھ رہے تھے اُس کی لسانیت نے ثابت کر دیا کہ یہ انپڑھ مطلق نہیں۔ بلکہ اردو ہندی انگریزی۔ فارسی سنسکرت میں معقول استعداد رکھتا ہے۔

الغرض ابھی مزید بحث رہی اور میں نے اپنا ایک گھنٹہ اس دلچسپ معاملہ میں صرف کیا۔ اب میں چلنے کو ہوا تو ایک مناد سے میں نے دریافت کیا کہ اگر میں مُباحثہ کرنا چاہوں یا رفع تردد کے لئے کچھ سوالات دریافت کرنا چاہوں تو آپ لوگوں سے کہاں نیاز حاصل ہو سکتا ہے۔

انہوں نے جواب دیا کہ ہم تک آنے میں تو آپ کو دقت ہو گی کیونکہ ہم یہاں سے بڑی دور رہتے ہیں۔ اور پھر ہر وقت گھر رہتے بھی نہیں۔ کیونکہ صبح شام ہم لوگ منادی کے لئے شہر کے متفرق حصص میں گشت کرتے ہیں۔ ہاں اگر آپ کو کچھ دریافت ہی کرنا ہے تو چوک کے پاس سبزی منڈی کے متصل ایک مکان ہے جس پر لکھا ہے ریڈنگ روم۔ وہاں آپ خوشی سے جا کر جو کچھ چاہیں دریافت کر سکتے ہیں۔ اور وہ مکان اتوار کے علاوہ ہر روز صبح شام اسی غرض سے کھلا رہتا ہے کہ لوگ آکر اخبار اور کتابیں جو وہاں رکھی ہیں پڑھیں۔ اب میں یہاں سے رخصت ہوا اور ایک دن اس ریڈنگ روم میں گیا کیا دیکھتا ہوں کہ انگریزی قطع کا مکان صاف ستھرا الماریاں میز کرسیاں قرینہ سے دھری الماریوں میں کتابیں بھری۔ میز پر اخبار چُنے اور چند خوشنما جلدیں بھی میز پر سجی ہوئی ہیں۔ میں نے پہلے اخبار دل کی سیر کی پھر اُن خوبصورت جلدوں میں سے جو میز پر سجی ہوئی تھیں۔ ایک جلد اُٹھا کر دیکھی بڑا افسوس ہوا کیونکہ جلد تو سلامت تھی مگر اندر سے کتاب کو کسی متعصب ہاتھ نے چیر ڈالا تھا۔ دوسری دیکھی اُس کی بھی یہی گت پائی۔ تیسری دیکھی اُس کا بھی یہی حال۔ چوتھی دیکھی وہ بھی مجروح۔ پانچویں دیکھی وہ بھی دل ریش۔ الغرض کئی کتابوں کو اسی حال میں پایا۔ کہ جلد سلامت ہے مگر اندر سے کتاب کو کسی ذات شریف نے چاقو دکھایا ہے اور وہ ترشے ہوئے اوراق دفتیوں میں ٹنگے ہوئے ہیں۔

یہ دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا اور دیر تک سوچتا رہا کہ یہ کیوں اور کس نے کیا۔ اور ایسی لغو حرکت سے اُسے کیا ہاتھ آیا۔ اولٹ پلٹ کر کتاب کو دیکھا۔ بار بار کھولا بند کیا اور اُس کوتاہ اندیش متعصب بشر پر تاسف کیا جس کے عجیب لچھن انوکھے ڈھنگ۔ نرالے گن۔

گفتہ بہ کرتوت کا نمونہ میرے پیش نظر تھا۔ مگر اب پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت۔ آہ سرد دل پُر درد سے بھر کے خاموش ہو رہا۔ بڑی دیر تک چپ چاپ بیٹھا طرح طرح کے خیالات میں ڈوبا رہا۔ بالآخر طبیعت نے خود ہی فیصلہ کیا کہ ہو نہ ہو یہ ہاتھ جو اس کتاب پر ڈالا گیا ہے تو کسی پرانی عداوت کے سبب اور شاید یہی رائے صائب تھی۔ کیونکہ وہ تمام کتابیں جو چاک کی گئیں تھیں گالی گفتہ اور مغلظات سے تو بھری نہ تھیں۔ ہاں اگر اس میں کچھ زہر لگا تھا تو یہی کہ سچے معاملات اور شرح وار سوال کھول کر بیان کئے گئے تھے۔ مذہب اسلام کے مسائل اور عقائد پر بحث تھی مسیحیت اور اسلام کا مقابلہ کیا تھا اور دکھایا تھا کہ سچا مذہب یا صراط مستقیم دونوں میں سے کون ہے۔

تب یہی بس ہو رہا تھا کہ اس پر جو تلوروں سے لگی تو خدا جانے کہاں تک پہونچی نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ نکال چاقو اور کتاب کو بسم اللہ اللہ اکبر کہکر حلال ہی تو کر ڈالا۔ اور یہ نہ سمجھے کہ اس بے زبان پر جو ہم چھری چلاتے ہیں۔ تو کیا نتیجہ بجائے چھری کے قلم چلائیں اگر کچھ دم درود ہے تو اس کا جواب لکھیں اور اگر واقعات اس کتاب میں غلط ہیں تو سہارہیں۔ یا مسائل میں گتھیاں پڑ گئی ہیں تو سلجھائیں۔ یہ تو سوجھا نہیں۔ لگے او الجھانے۔ یہ تو وہی ہائی ہوئی گرہ کھل نہ سکی تو لگے چھری پھیرنے۔ اتنا جو سوچا تو میں دم بخود ہو گیا اور رنگا رنگ طرح طرح کے منصوبے باندھے۔ آخر یہی قرار پایا کہ غور کی نظروں سے مگر تعصب کو برطرف کرکے ان کتابوں کو پڑھوں۔ اور واقعات پر سرسری نہیں بلکہ عمیق نظر ڈالوں۔ اور بائیبل شریف کو بھی نفرت و حقارت سے نہیں۔ بلکہ محبت و الفت سے بغور پڑھوں اور جو باتیں اس میں سمجھ میں نہ آئیں۔ ان کو کسی مسیحی عالم سے تحقیق کروں۔ اب سے متعصب نہ رہوں۔ بلکہ محقق ہوں یہ جی میں ٹھانی اور اسی پر کار بند ہوا۔

بس پھر تو ہاتھ دھو کر ایسا اسکے پیچھے پڑا کہ ہر لحظہ یہی شغل۔ ہر گھڑی یہی کام۔ کیا صبح کیا شام۔ کیا اندھیرا کیا اُجالا اُٹھتے بیٹھتے اسی سے سروکار رہا۔ جوں جوں دن بیتے اور گھڑیاں گذریں طبیعت کو کچھ ایسا حظ ہوا کہ پھر جی ہی نہ چاہے کہ تحقیق سے ایک ذرہ کی ذرا بھی دست بردار ہوں۔ ایسا چسکہ پڑا کہ کتاب کا کیڑا بنگیا۔ بائیبل اور مسیحی عقائد و مسائل میں جہاں کہیں الجھا فوراً پادری جان قلسند صاحب اور پادری اے۔ جے ہاروی صاحب اور پادری جے بنی ڈنفورا صاحب اور پادری ایس ٹی آر۔ مورس صاحب سے دریافت کیا اور دریافت کرنا ایسا نہیں کہ انہوں نے کہا اور میں نے مانا۔ اجی بعض بعض عقاید اور مسایل پر تو مہینوں بحث ہوئی اور بعض پر ہفتوں اور کچھ ایسے بھی تھے جن پر مہینوں۔ آخر کار میدان انہیں کے ہاتھ رہا میں نے شکست فاش کھائی۔ مات ہوئی اور چاروں شانے چت گرا۔ اب جو اٹھا تو مسیح کے آگے سرنگوں ہوا میری حالت پولوس رسول کی سی ہوئی۔ جو ابتدا میں سرکش اور سخت مخالف تھا۔ اخیر میں جان و اموال غلام ہوا۔ ہاں اگر انصاف اور تحقیق کو پس پشت ڈالکر جھپٹتا تو مات تو دور کنار آنکھ بھی نہ جھپکتی۔ کیونکہ تعصب کی عینک آنکھوں پر ہوتی جو اینٹ کی عینک سے بھی کئی درجہ بڑھ چڑھ کے ہے باقی آئندہ۔ احقر سعید شاہ صبر لکھنوی مظہر بخش۔

وفات

مسز یوسف مسیح ۲ مئی ۱۹۱۹ء کو بوقت ۳ بجے دن کے اس دنیا فانی سے عالم بقا کو سدھار گئیں۔ یہ مرحومہ ابھی نوجوان تھی عرصہ ۵ سال سے اپنے خاوند کے ساتھ علاقہ جموں قصبہ بشناہ میں بلا تنخواہ مشن میں بائیبل وومن کا کام کرتی تھی قُرب وفات اپنے تمام رشتہ داروں کو تسلی دیتی رہی۔ دم واپسیں یہ فقرہ زبان پر تھا "اے مسیح خداوند میں تیار ہوں"۔ یہ کہکر خداوند کیساتھ روانہ آسمان ہو گئیں۔ بلا شبہ مبارک ہیں وہ جو خداوند میں مرتے ہیں۔ ناظرین سے درخواست ہے کہ خداوند مسیح سے دعا کریں کہ اسکے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ الراقم پادری یعقوب مسیح از جموں ۵ مئی ۱۹۱۹ء

درس المنائی ایسوسی ایشن

المنائی ایسوسی ایشن کے درس کی درخواست پادری رچپوورت صاحب سے کی گئی تھی۔ آپ بسبب علالت مزاج تشریف فرما نہ ہو سکے۔ بنابریں یہ خدمت بندہ کے سپرد ہوئی۔ مجھ ایسے ہیچ میرز کے حوالہ ایسی اہم خدمت کا کیا جانا۔ درس کے حسب توقع ناظرین نہ ہونے کی آپ معذرت اور دلیل ہے آپ المنائی کے درس میں اعلیت کے آرزومند ہیں لیکن یہاں عشر عشیر نہیں۔ اپنے بے ترتیب اور منظم خیالات عرض کرتا ہوں۔

جس سرچشمہ کی طرف میں نے اپنے خیالات کے ماخذ میں رجوع کیا وہ شیخ اور تجربہ کار رسول کا قول یا نصیحت ہے جو بوڑھا اور غم خوردہ پولس اس وقت روما کے تیرہ و تار زندان میں ظالم قیصر نیرو کی تشنگی مظالم کو آسودہ کرنے کے لئے محبوس ہے۔ اس یوم سعید کے طلوع کی ساعت۔ جس کی آرزو مثل سیماب اسے بے قرار کر دیا کرتی تھی۔ اب قریب آگئی تھی۔ "میرا جی تو یہ چاہتا ہے کہ کوچ کرکے مسیح کے پاس جا رہوں کیونکہ یہ بہت ہی بہتر ہے" فلپی ۱: ۲۳۔ اپنی اس جلالی ساعت کے قرب اور دنیوی کلفت و محن کے بیچ وہ مگر اپنے عزیز اور نوجوان فرزند تمطاؤس کو نہیں بھولتا۔ بلکہ عمر رسیدہ باپ کی طرح جو جلد اپنے لخت جگر سے جدا ہونے پر ہو اپنی الوداعی نصیحت دیتا ہے۔

"اپنے آپ کو خدا کے سامنے مقبول اور ایسے کام کرنے والے کی طرح پیش کرنے کی کوشش کر جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے"۔ ۲۔ تمطاؤس ۲: ۱۵۔

تمطاؤس کا تعین خاص اور بھاری خدمت پر ہوا تھا جس کی مناسب انجام دہی پر اس کی عزت اور برومندی کا حصر تھا۔ تکریم و تحسین کا مدار فرائض کا حسن ادائگی ہے۔ جو اپنی خدمت کی عزت کرتا اپنی عزت کرتا اور شادمانی کی دولت سے تمتع اٹھاتا۔ خدمت حشمت ہے۔ ہر کام کرنے

والے کی کوشش اپنی خدمت کے شجر کو ثمر مقبولیت سے متمتع دیکھنے کی ہوا کرتی ہے مقبول وہ ہے جس کی خدمت مقبول ہے۔

نامقبولیت ایک لعنت بد اثر ہے۔ اُس غریب کے رنج کا اندازہ کرو جس سے یہ کہا جائے تم نامقبول ہو۔ مسانِد مقبلان میں تمہارے لئے جگہ نہیں۔ ہمارے خداوند نے ایسے کام کرنے والوں کا ذکر کیا جو بڑے وثوق اور غرہ سے کہیں گے "اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے" لیکن اس وقت میں اُن سے صاف کہدونگا۔ اے بدکارو میرے سامنے سے دور ہو جاؤ۔ میری کبھی تم سے آشنائی نہ تھی۔ کیسے وحشتناک اور ڈرانے کلمات ہیں۔ خدمت اور اجر میں کتنا فرق! نبوت کرنا۔ بدروحوں کو نکالنا بلکہ فوق العادت کام کرنا دلیل مقبولیت و کامیابی نہیں۔ ہم اپنے کام کی خوشگوار صورتوں پر نہ اترائیں۔ اور اپنی کامیابی کی انہیں دلیل نہ بنائیں۔ قبولیت خدمت کا انحصار ایک اور کے اختیار میں ہے اور وہ محمد ہے بہت بپتسموں کا دینا یا دلانا کسی کی خدمت کی کامیابی یا مقبولیت کا ثبوت نہیں۔

ایسے کام کرنے والے کی مانند پیش کرنے کی کوشش کر۔

جس کو شرمندہ ہونا نہ پڑے۔ دوسری بات جس سے رسول تمطاؤس کو آگاہ کرتا اور اپنی خدمت کو وفاداری سے انجام دینے کی تحریک دیتا ندامت کا خیال ہے۔ ندامت کسی کام کے نہ کرنے یا نامناسب طور پر کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ کام کرنے والے کا کام ہی اُسے شرماتا ہے۔ وہ جانتا ہے کس دل اور نیت سے اُس نے اُسے کیا تھا۔ اگر تو اچھا کرتا تو کیا مقبول نہ ہوتا" پیدایش ۴ : ۷۔ ہم اپنے کاموں کی اہمیت کو اکثر نہیں پہچانتے اور جس دل سے انہیں کرنا چاہئے نہیں جانتے کام بار ہے جو چار ناچار اٹھانا پڑتا یہی وجہ ہے کہ جب کام کا محافظ سر پر موجود ہے۔ بڑی جانفشانی سے کیا جاتا۔ جب بلیاں چلی جاتیں چوہیاں کلیلیں کرتیں۔ اپنے کام کو ادنے یا حقیر سمجھنا اپنے آپ کو ادنے اور حقیر بنانا ہے کوئی کام مجبوراً ادنے نہیں۔ وہ شخص لاریب ادنے ہے جو اپنے کام کو اور اس کے متعلق اپنی ذمہ داری اور جوابدہی کو نہیں جانتا اور اُسے کمال تن دہی اور جاں نثاری سے سرانجام نہیں دیتا کام تمہاری دوامی فلاح اور فرحت ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے جانیں دیں پر اپنی خدمت کی جگہ سے تل برابر نہ سرکے گو مر گئے مگر زندہ ہیں اور اب تک کلام کرتے۔ فخر قوم و ملت و ملک پشیمانی وقت محاسبہ سے وابستہ ہے۔ "آنرا کہ حساب پاک است از محاسبہ چہ باک۔" اُس وقت کسی کو کام کی حیثیت کے سبب نہیں بلکہ کام کی منا انجام دہی کی کسر و تقصیر کے سبب سیاہ رو ہونا ہوگا۔ واحسرتا! میں نے اپنے کام کو کیوں ایسے طور پر نہ کیا جس پر کرنا واجب تھا!

اس لئے رسول تمطاؤس کو تاکید اکہتا ہے کہ کوشش کر۔ سعی کر۔ جانفشانی کر۔ محنت کر۔ اپنے کام میں۔ تاکہ تجھے روز عدالت میں شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔ ہمارے بہت کام محنت اور کوشش کی کمی سے ناتکمل اور ادھورے رہ جاتے ہیں بعض وقت اندرونی یا بیرونی حادثات یا تبدلات ہمارے مستعد اور چست و چالاک ہاتھوں کو سست اور ڈھیلا کر دیتے ہیں۔ شروع شروع میں ہمارے کام کی عمارت بڑی خوبصورتی اور سرعت سے اوپر اوپر اٹھتی۔ جونہی کوئی حادثہ اندرونی یا بیرونی رونما ہوتا۔ دل بیٹھ جاتا۔ ہاتھ سمٹ جاتے پاؤں بندھ جاتے۔ سیلاب جذبات و محرکات کا میلان اور زور کسی اور طاس میں بدلجاتا۔ عمارت جو ایک وقت بڑی خوبی و تیزی سے اٹھ رہی تھی۔ اپنی زبان حال سے پکار رہی ہے۔ کہ بنانے والے کے پہلے جوش و خروش اب نہیں رہے ناتکمل ادھوری عمارت۔ محنت کی کمی دکھاتی۔ کیا بنانے والے کو اُس عمارت کا ادھوراپن اور خستگی دہشت یا تنگی کوشش کر۔ مشکلات کے سوالات اور عقدے محنت ہی نے حل کئے اور کھولے۔ کام میں کسب کمال کن کے خواہشمند ہو۔ لیکن کمال کی پری کا وصال کسی کو بلیغ اور شاقہ محنت بدون نہیں ہوا۔ "کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔" اگر کوئی فن مصوری میں اُستاد زمانہ ہونا چاہے تو اُسے ضرور ہوگا کہ فطرت کی مختلف صورتوں اور شکلوں کا بغور معائنہ کرے۔ اُن کی تصویریں لے۔ شدید محنت اٹھائے۔

ایک اور بات جو رسول تمطاؤس کو کہتا وہ اُس کی خدمت کی پیش کرنے کی کوشش سے متعلق ہے۔ پیش کرنے کی کوشش کر۔ کس کے آگے؟ اگر یہ سوال ہمارے آگے رکھ دیا جائے تو ہم شاید یہ جواب دینگے۔ اپنی خدمت کو اُس کے روبرو پیش کرنے کی کوشش کرو جو تمہارا موجودہ حاکم ہے اپنے مشنری یا اپنی مشن یا پریسبٹری کے روبرو۔ افسوس اس غلطی نے بہتوں کو تباہ کیا۔ اور اُن کی خدمتوں کو ذلیل۔ خدا کا حاکم اپنی خدمت کی مقبولیت کا مرتجی انسانی رضامندی کے دروازہ سے ہو کیسی عظیم غلطی انسانی قدردانی اور استحسنت کے خیالات اور خواہشات جب کسی خادم الدین۔ مناد۔ مبشر۔ کتب فروش یا اُستاد کے اندر جاگزیں ہو جاتے ہیں تو اُس کی کوشش ہر طرح سے یہی ہوتی ہے کہ اپنے مشنری کی مراعات اور توقیر کو حاصل کرے۔ ایسی حالت میں جائز و ناجائز وسائل عمل کے وجوب کا یا غیر وجوب کا سوال لاحاصل ہے۔ جہاں مآل کار ذاتی کا گوہر انسانی مقبولیت کی برج میں مقفل ہوتا وہاں ہزاروں چالاکیوں اور لاکھوں حکمت عملیوں کی مفاتیح افتتاح میں آزمائی جاتیں۔ خلوص اور نیک نیتی کی شمیم کافور بن جاتی اور فریب دریا کے نکلنے اور کالبد فام سونگھائے اور آدمی لٹو بنائے جاتے ہیں۔ میں نے بچشم خود دیکھا ہر کہیں دیکھا۔ کمال رنج و تاسف سے دیکھا ایک صاحب اپنے کام پر آئے۔ افسر سے سلام و پیام ہوا۔ اور فوراً کہا کہ گذشتہ رات مجھ پر سخت بھاری تھی۔ بخار تمام رات بدن کو آتش سوزاں کی طرح جلاتا رہا۔ آفت کی رات اس وقت بھی نبض کی رفتار نادرست ہے۔ افسر بولے مسٹر ... آپ کو آرام کرنا چاہئے۔ آپ نے کہا نہیں نہیں جناب مجھے آرام اور تکلیف دونوں حالتوں میں کام کرنا ہے۔ میری جگہ کو میری ضرورت ہے۔ گر یا ور ہے کام پر

حاضر ہونے اور کام کرنے میں بڑا فرق ہے۔ افسر صاحب بھی جان گئے کہ آپ اپنے وقت کی بڑی تعداد بیکار کرتے ہیں پھر کیا تھا آپ کے پوں بارہ ہوگئے۔ مانا یہ سچ ہی ہو لیکن اس سے ہم آدمی کی تعریف اور اجر کے آرزو مند ہوئے نہ خدا کے کیا ضرور ہے کہ میں دوسرے کو اپنی نبض دکھاؤں یا گوری رت کی بہار دانش رنگین لفظوں میں سناؤں۔ تم خدا کے لئے کام کرتے ہو اور وہ جانتا ہے کہ تم کن حالتوں میں اور کیسے دل کے ساتھ اُسے بجالاتے ہو وہ شخص خوش حال اور مبارک ہے۔ جو خدا کے لئے کام کرتا اور اُس کی حضوری کو اپنے ساتھ دیکھتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اپنی خدمت کو اس احساس کے ساتھ ختم کر چکا تو جلال کا ایسا سہرا پائیگا جو مرجھانے کا نہیں۔ الراقم یوحنا خاں از سہارنپور۔

ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کی برکات

آسان اور صاف اردو انگریزی زبانوں میں عنوان متذکرہ بالا پر مضامین لکھنے کی استدعا کی جاتی ہے جو مشتہر کے پاس ۱۵ اگست سنہ ۱۹۱۱ء تک یا اس کے قبل پہنچ جانے چاہیں۔ جس قدر مضامین موصول ہونگے اُن میں سب سے عمدہ مضمون کا انتخاب پسند کرنے والوں کی ایک کمیٹی کے سپرد ہوگا۔ اور دونوں زبانوں کے ایک ایک پسند شدہ مضمون پر ایک ایک طلائی تمغہ اور سو سو روپیہ انعام میں دیا جائیگا ہر قوم و مذہب کے آدمی اس مقابلہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

(۱) مضمون آسان اور عام فہم زبان میں ہو۔

(۲) مضمون کے لئے کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

(۳) مضمون فلسکیپ کاغذ کے ایک جانب صاف اور خوش خط تحریر ہو۔

(۴) مضمون کا طرز بیان موثر ہونا چاہئے۔ بحث یا مباحثہ کی صورت نہ ہو۔

(۵) مضمون میں ہر ایک برکت کو علیحدہ علیحدہ عنوان کرکے لکھنا چاہئے۔

(۶) حتی الوسع اعداد و شمار سے کام نہ لیا جاوے۔

(۷) تاریخی حوالجات صرف مستند اور اصلی کتابوں سے دیئے جائیں۔

(۸) تراجم نا مقبول ہونگے۔

(۹) مضمون لکھنے والے اپنے تعلیمی صفات مضمون کے آخر میں درج کر سکتے ہیں۔

(۱۰) مضامین مضمون لکھنے والوں کو واپس نہ کئے جائینگے اور مشتہر کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی مضمون کو خواہ پسند شدہ ہو یا نہ ہو شایع کر دے۔

المشتہر۔ یوسف قاسم عارف نمبرہ۔ امرتلا لین کلکتہ

شراب کے فوائد

سنو عزیز میرے مجھ سے ماجرائے شراب
ہوئے ہیں آپ جو مدت سے آشنائے شراب

ہزاروں غرق ہوئے بحر لالہ گوں میں جوان
بھنور میں خوب پھنساتی ہو آبلائے شراب

ہوئے ہیں غرق پسر جن کے الکحل میں
تڑپ تڑپ کے مریں مائیں ہائے ہائے شراب

اگر کسی کو ڈسے سانپ سو علاج کریں۔
مگر یہی ہے فقط ایک لادوائے شراب

ہزاروں روگ سے دنیا بھری ہے زیر فلک
مگر علاج سبھی کا ہے ماورائے شراب

ہزاروں بیوہ ہیں روتی یتیم لاکھوں زار
کہ جنکے مالک و خاوند پدر وبائے شراب

صلح صفائی محبت کی بیخ کن ہے یہیہ
ہزاروں لاکھوں کو اکدم میں خوں رلائے شراب

غضب کی ظالم و بے رحم اور موذی ہے
کسی کے حال پہ مطلق نہ رحم کھائے شراب

امیر، عالم و زاہد نہ اس کی زد سے بچے۔
بڑوں بڑوں کو جو لالات ہے دکھائے شراب

غریب و عاجز و مسکین فرعون بنتا ہے
کسی کے سر میں سماتی ہے جب ہوائے شراب

اسی نے شاہ سکندر کو بے اجل مارا
ہزاروں خاک کے نیچے یونہی سلائے شراب

اٹھا کے پھینک دو بیت الخلا میں ساغر مے
اسی سزا کے ہے قابل یہ نا سزائے شراب

اگر ملے نہ کہیں قطرہ پینے کو پانی۔
تو خون جگر ہی پی لیجئے بجائے شراب

جو چاہے سیدھا جہنم کی راہ پر چلنا
بنائے راہبر و ہادی و راہنمائے شراب

کسی سے اس نے نہ کی آج تک وفاداری
بہت ہی سخت ہے دشمن یہ بیوفائے شراب

اُسے نہ دین کا جانو نہ سمجھو دنیا کا
کسی طرح سے جو ہو جائے مبتلائے شراب

یہی ہے واقع صحت یہی ہے قاطع حیات
الٰہی میرے کسی کے بھی گھر نہ جائے شراب

شرابیوں کی بری طرح خاک اُڑتی ہے۔
کہ جیسے کاگ صراحی کے اُڑائے شراب

خبیث پاجی و بے دین بیحیا بے شرم۔
یہی خطاب شرابی کو ہے دلائے شراب

غضب کی آگ کا پانی مزے سے پیتے ہیں۔
دل و دماغ جگر معدہ سب جلائے شراب

شراب پینے کے شائق ہیں جو خدائی خوار
انہی کو روز سر عام ہے جتائے شراب

شراب کرتی ہے جس وقت مست انساں کو
تا کے نالی میں کتوں سے منہ چٹائے شراب

کسی کو رعشہ کسی کو ہے فالج و لقوہ
یہی انعام ہیں اکرام جو دلائے شراب

کسی کو وجع مفاصل نے ہے دبا رکھا۔
کسی کو بلغم و معا نسی کا دم چڑھائے شراب

کوئی جگر کو مسانے کو معدے کو رو وے
اسی طرح کے ہیں سب جانو کا ہائے شراب

حدیث یاد کسیکو ہے لقمہ فاقے کی
اسی طرح کے ہیں عشاق بے نوائے شراب

غریق بادیہ ہو جائیں سارے مے خانے
خدا کسی کو نہ صورت تیری دکھائے شراب

نہ رم رہے نہ برانڈی نہ کنٹری وسکی۔
یہ بجز سو کھے نہ بن جائے خاکنائے شراب

وہی شریف ہی اشرف ہے مردا سے واعظ
نہ خود پئے نہ کسیکو کبھی جو پلائے شراب

(واعظ)

مُلک کنعان کی سیر

صاحب قرآن نے بھی مسیحیوں کو نصاریٰ ہی کا لقب دیا ہے آجکل اُس کا نام الناصرہ ہے شہنشاہ کونسٹنٹائین کے عہد میں اس شہر کے باشندے یہودی تھے۔ بعد ازاں یہاں یونانی آباد ہوگئے۔ پھر عرب۔ صلیبی جنگوں کے ایام میں مسیحیوں نے یہاں گرجے بنائے جن کو آخر میں ترکوں نے چھین لیا۔ اور برباد کر دیا۔ مسیحیوں نے یہاں پھر آباد ہونے کی کوشش کی۔ مگر آٹھویں صدی سے پہلے انکو کامیابی نہ ہو سکی۔ دنیوی تواریخ کے لحاظ سے جو مشہور واقعات اس شہر سے علاقہ رکھتے ہیں۔ اُن میں سے ایک تو یہ ہے کہ مشہور سپہ سالار شہنشاہ نپولین نے ایک رات جبکہ وہ تبور کی لڑائی میں تھا۔ یہاں کھانا کھایا تھا۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جذر بادشاہ نے یہ تجویز کی تھی۔ کہ یہاں کے تمام مسیحی قتل کئے جاویں۔

(باقی آئندہ)

شعر و سخن

خُدا میرا نگہبان ہے!

اے خُداوند دو عالم تو نگہبان ہے مرا
دستِ قدرت میں ترے سر رشتہ جان ہے مرا

جادۂ صدق و صفا میں تو ہے میرا رہنما
تُو ہی رہبر آہ! اے خضر بیاباں ہے مرا

موت کے سامنے کی ہیں بہیہ وادیاں جو پُر خطر
پھر رہا ہوں ان میں کیا پھر نہ نقصان ہے مرا

ساتھ تُو ہر وقت ہو میرے یہ ہو مجھکو یقین
تو ہر اک آفت میں حامی ہو یہ ایماں ہو مرا

تُو ہی یارب! میرے دستِ ناتواں کا ہو عصا
گوئے ہمت تو ہی ہو اور تو ہی چوگاں ہے مرا

خوانِ نعمت غیب سے مجھکو عطا کرتا ہو تو
رزق پہونچا دل بہم۔ ورنہ کب امکان ہو مرا

میکدے میں وہ کے ہوں آہ وہ مست الست
ترے سر جوش کرم سے جام جوشاں ہے مرا

تو ہی درماں ہو دل رنجور کا رب کریم
کون یاں ورنہ شریک دردِ پنہاں ہو مرا

ڈھانک لے پردہ مرا اے میرے ستار عیوب
یعنی آلودہ بہت دامانِ عصیاں ہے مرا

وہ عناصر کا ہیولیٰ ہوں کہ ہوں نقشِ فنا
ہوں وہ مجموعہ کہ شیرازہ پریشاں ہے مرا

شیوۂ ملت میں میرے کفرِ نعمت ہے گناہ
شاکرِ رحمت ہوں شاکر شکر ایماں ہو مرا

شاکر۔ (میر محی) از الہ آباد۔

مضامین

محنت

مندرجۂ ذیل الفاظ جو پیرس کے ایک قیدی کے رجو آٹھویں دفعہ جیل کی ہوا کھانیکو جا رہا تھا) وہ میں بازو پر لکھے ہوئے تھے اور وہ سب بیکار آدمیوں کے لئے عبرت کا باعث ہیں "زمانہ ماضی نے مجھے دھوکا دیا۔ حال مجھے ستاتا ہے اور مستقبل مجھے ڈراتا ہے" محنت کی عادت زندگی کے ہر صیغے میں ضروری اور لابدی ہے۔ ہر شخص کو اپنے حالات کے دائرے کے اندر رہکر کوئی نہ کوئی کام ضرور کرنا پڑتا ہے۔ ایک انسان کے لئے تمام دنیا عیش کے سامان موجود ہونے پر بھی یہ لازمی ہو کہ وہ اپنی طاقتیں اس خوشی عامہ کے بڑھانے میں صرف کرے کہ جس کا وہ حصہ دار ہو وہ لوگ جو تکالیف کا مقابلہ کرنا نہیں چاہتے اور ان سے گریز کرنا چاہتے ہیں وہ ضرور تکالیف کا شکار بنجاتے وہ جو صرف اپنی ہی خوشی منتظر رکھتے جلدی یا بدیر اس نتیجے پر پہونچتے ہیں کہ انہوں نے نہایت سخت مالک کو اپنے واسطے منتخب کیا ہو کہ جو کبھی مطمئن نہیں ہوتا۔ اور سخت بزدلی کی جو محنت سے بھاگنا چاہتی ہو ایک خاص سزا ہوتی ہو اور وہ یہ ہو کہ جہاں بڑے اور مشکل کاموں سے چھٹکارا مانگا جاتا ہے۔ وہاں چھوٹے ادنی کام بڑے بنجاتے ہیں۔ اور وہ دل کی بے چینی اور اضطراب جو دوسری صورت میں کسی اچھے اور اعلیٰ کام کے حاصل کرنے میں صرف ہوتا ہے ایسے چھوٹے اور خیالی دکھوں میں ضایع ہو جاتا ہو جو دن رات دماغ میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ایک بزرگ کا قول ہو کہ "ہماری ساری زندگی یا تو کچھ نہ کرنے میں گزر جاتی ہے۔ یا ایسے کاموں کے کرنے میں کٹتی ہو کہ جن میں ہماری کچھ بھلائی متصور نہیں ہوتی" اسلئے ہمیں اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری زندگی ایسے کاموں میں صرف ہو کہ جن سے ہمارے دل کو اصلی راحت اور سچا سکھ نصیب ہو اور جو ہمیں دھرم راج کی طرف لیجانے میں مددگار ہوں۔

از رسالہ بدھ پرچارک۔

انتخاب الاخبار

ایک خواب معہ تعبیر

شہر ڈنڈی میں ایک رات یہ خواب ایک شخص نے دیکھا کہ میری طرف چار چوہے آ رہے ہیں۔ پہلا تو ان میں سے بہت موٹا ہے دوسرے دو جو اُس کے پیچھے آ رہے ہیں دُبلے ہیں اور چوتھا جو سب کے پیچھے آ رہا ہے سو اندھا ہے اس کے دیکھتے ہی اُن کو بڑی بے چینی ہوئی اور اُس نے اسکا ذکر اپنی بیوی سے کیا جو اس خواب کی تعبیر نہ کر سکی۔ آخرش اس کا بیٹا جو یہ گفتگو سن رہا تھا کہنے لگا کہ ابا جان میں اس خواب کی تعبیر کرونگا اور وہ یہ ہے کہ وہ موٹا چوہا جو آپ نے خواب میں دیکھا سو وہ شخص ہے جو شراب کی دوکان رکھتا ہے اور وہ دو دُبلے چوہے جو میری ماں اور میں ہوں اور وہ اندھا چوہا آپ ہیں

انڈین کرسچن میسنجر

جراحی عمل

سوٹزرلینڈ کے ایک شفاخانے میں جو شہر برن میں ہے۔ ڈاکٹروں نے بڑی کامیابی حاصل کی ہے ایک مضبوط جوان آدمی کا کلیجہ جو حالی سے کسی فساد میں زخمی کیا گیا تھا اور اُس کے بچنے کی کوئی اُمید نہ تھی۔ بے ہوشی کی حالت میں ڈاکٹر صاحبوں نے اُس کے شکم کو چاک کر کلیجہ کے شکستہ ٹکڑوں کو آپس میں ملا کر سی دیا ۲ ماہ کے بعد مریض بالکل شفا پا گیا ہے۔ لیکن ڈاکٹروں نے حکم دیا ہے کہ ہنسنا یا چلانا نہ چاہئے تاکہ کلیجے پر زور نہ پڑے آفرین ہے۔

ظالمانہ قتل

مدراس میں ایک ۱۸ سالہ نوجوان یوروپین کی مقتول لاش پائی گئی ہے جس کا نام سی جی ٹی مجیل تھا۔ ایسا بے دردانہ قتل بہت کم دیکھا ہوگا۔ سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ چہرہ اور سینہ سوختہ تھا۔ پشت سر اس طرح پھوڑی گئی تھی۔ کہ بھیجا باہر نکلتا تھا۔ گردن کے دونوں جانب چہرہ کے بڑے بڑے زخم تھے۔ ہاتھوں کے بغلوں کے قریب بھی دو زخم گہرے تھے۔ منہ کے اندر ایک دانت نہ چھوڑا سب توڑ ڈالے تھے۔ زبان کھینچی ہوئی تھی۔ اور مثل گیند کے لپٹی ہوئی تھی۔ سر کے بال جھلسے ہوئے تھے۔ غرضیکہ کہاں تک بتلایا جاوے کہ کیسی بیدردی کا خون تھا اُس کے الزام میں چار آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ہندوستانی

نئی چھاونی

دارجلنگ کے قریب ۱۲ میل پر ایک نئی چھاونی مقام سودم میں بنائی جائیگی۔ جہاں دو گورکھا پلٹنیں رہا کریں گی۔ کئی لاکھ کے صرف سے بارگیں بنائی جائیں گی۔ ماہ مارچ میں حضور کمانڈنگ انچیف نے مقام مذکور ملاحظہ کیا تھا اور رائے دی تھی کہ صرف ایک پلٹن وہاں مقیم کی جاوے

برہمن گزٹ

جیل خانوں میں اخبارات

امریکہ ملک خاصکر یونائیٹڈ سٹس تمام باتوں میں دنیا میں فوقیت لے گیا ہے۔ وہاں کے جیلخانوں سے قیدیوں کی طرف سے بڑے بڑے اخبارات اور میگزین نکلتے ہیں۔ جن جن میں بڑے اعلیٰ قسم کے مضامین نظم و نثر میں شایع ہوتے ہیں۔ ایک "Altar of Hope" بڑی شد و مد سے نکلتا ہے اور دوسرا "The Mentor" ماہواری میگزین ہے جس میں نہایت عمدہ مضامین شایع ہوتے ہیں۔ اور دیگر اچھے اچھے اخبارات شایع ہوتے ہیں جن سے وہاں کے قیدی فایدہ اٹھاتے ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اُس ملک میں علمی شوق کہاں تک لوگوں کے دلوں میں گھر کر گیا ہے۔ پھر کیوں ایسے ملک کو ہر صورت سے ترقی نصیب نہ ہو۔

ہندوستانی لاکھ

لاکھ کا کاروبار بہت ترقی کر رہا ہے اور پچھلے سال ۲ کروڑ ۴ لاکھ روپیہ کی لاکھ باہر روانہ ہوئی ہے۔ جس میں امسال اور اضافہ ہونے کی توقع ہے۔ کاشکہ ایسی ایسی تجارتوں کی طرف ہمارے ملک کا شوق بڑھ جاوے۔ اور افلاس کے پنجے سے رہائی حاصل ہو۔ اور بیکاری کی شکایت بھی دور ہو جاوے

قدردانی

حافظ عبدالرحمن صاحب سیاح امرتسری کو سیاحت ہند لکھنے کے صلہ میں نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب نے ۱۰۰ روپیہ کا انعام دیا ہے۔

مینڈک کا گوشت

فرانس سے پار سال ۵ کروڑ پونڈ مینڈک کا گوشت امریکہ۔ اور انگلستان کو بھیجا گیا یہ اچھی سوداگری ہے۔

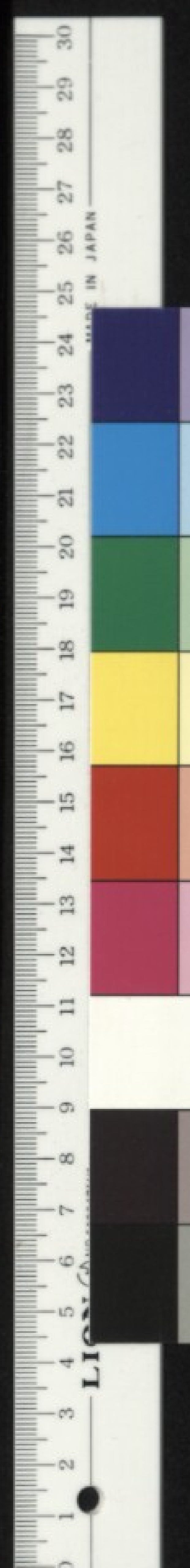
جاپان میں اخبار بینی کا شوق

جاپان کی اکثر ریلوے کمپنیوں نے بندوبست کیا ہوا ہے کہ مسافر سفر کے اندر بھی اخبار بینی کا شوق پورا کر سکیں۔ چنانچہ ایک درجہ اسی کام کے لئے مخصوص کیا ہوا ہے۔ اور وہاں تازہ بتازہ اخبار ہم پہونچائے جاتے ہیں شاباش!

ہمارے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کیسے جلیل القدر اور باقبال تھے

شہنشاہ مرحوم جن کی وفات حسرت آیات پر ایک عالم توجہ کر رہا ہے۔ کس قدر جلیل القدر اور باقبال تھے ذیل کی سطور سے ظاہر ہوتے ہیں۔

(۱) اُن کی سلطنت میں آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا تھا۔



(۲) دنیا کی آبادی کی ایک تہائی اُن کے زیر سایہ زندگی بسر کرتی تھی۔

(۳) دنیا کے تمام رقبہ کا ایک تہائی مُلک اُن کے زیر فرمان تھا جو اب غم و الم میں ہے۔

(۴) دنیا کے ہر سو جہازوں میں ستر جہاز ایسے ہوتے تھے جن پر اُن کے نام کا پھریرا لہراتا تھا۔

(۵) آپ کو ہر سال ساڑھے تین ارب روپیہ محاصل وصول کرنیکا شرف حاصل تھا۔

(۶) آپ کے مقبوضات فرانس کے مقبوضات سے ۵۲ گنا بڑے تھے۔

(۷) ایک اندازہ کے مطابق آپ کے زیر نگیں ۱۰ جزیرہ نما۔ ۵۰۰ خلیج ۱۰۰۰ جھیلیں ۲۰۰۰ دریا اور ۱۰۰۰۰ جزیرے ہیں

ان حالات سے صاف ثابت ہے کہ سکندر جمشید جیسے جاہ و جلال کی اس قدر دھوم دھام تاریخ میں ہے آپ کے مقابلے میں معمولی سردار سے زیادہ اعزاز کے مستحق نہیں سمجھے جا سکتے (ہندوستان)

یورپ کے ہوائی بیڑے

ہوائی جہاز و آلات پرواز مغرب میں اب جنگی طاقت کا ایک ضروری جزو قرار پا گئے ہیں۔ اور یورپ کی تمام سلطنتیں اپنے آپ کو فضائے ہوا میں جنگ کرنے کے قابل بنا رہی ہیں۔ چنانچہ اختتام سال گذشتہ پر مختلف یورپین ممالک میں ہوائی بیڑے بہ تفصیل ذیل موجود تھے۔

مُلک	ہوائی جہاز	آلہ پرواز
جرمنی	۱۴	۵
فرانس	۷	۲۹
اٹلی	۳	۰
آسٹریا	۲	۴
ہسپانیہ	۱	۳
انگلستان	۱	۰

جرمنی کے ۱۴ ہوائی جہاز چھ مختلف نمونہ کے ہیں۔ اور دو تین نمونے آجکل زیر امتحان ہیں۔ فرانس نے اپنی توجہ آلات پرواز ہ پر مبذول کی ہے۔ اور متعدد اقسام کے بائی پلین زود پرواز آلے دمونو پلین (ایک پر والے) تیار کئے ہیں۔ دوسری سلطنتیں زیادہ جرمنی و فرانس کے ہوائی جہازوں اور ایروپلینوں کی ترمیم شدہ نقلیں بنا رہی ہیں۔ اور روس میں ایک اور تخیل آلہ پرواز کی بھی آزمائش کی جا رہی ہے۔ مگر حیرت ہے کہ برطانیہ کے باوجود دنیا کے سب سے بڑی بحری طاقت ہونے کی اس میدان میں اب تک غفلت برتی اور صرف ایک ہوائی جہاز سرکاری طور پر تیار کرایا۔ حالانکہ اُسے کرہ ہوا کو اغیار کی مداخلت سے محفوظ رکھنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ اور اس کی جزیرہ ہونے کی زبردست و کارآمد خصوصیت اس حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ باہر کے لوگ کسی ذریعہ سے اس میں داخل ہونیکا موقعہ نہ پائیں۔ لیکن انگریزوں کی یہ ایک قومی صفت ہے کہ وہ پہلے خوب سمجھ کر کام شروع کرتے ہیں۔ اور ایک دفعہ کام شروع کر دینے کے بعد اپنی مستعدی و سرگرمی سے جلد حریفوں پر سبقت لے جاتے ہیں چنانچہ آبدوز کشتیوں کے بارے میں انگلستان کئی سال اسی طرح لاپروا رہا۔ اور پھر ان کی تیاری کا فیصلہ کرنے کے بعد چند ہی سال میں تمام ملکوں پر سبقت لیگیا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہوائی بیڑے کے متعلق بھی انگریزوں کی یہی قومی صفت ظاہر ہو اور تھوڑے سے عرصہ بعد برطانیہ کی ہوائی طاقت سب پر فائق نظر آئی۔ اس ترقی کا سلسلہ نئے سال سے شروع ہو گیا ہے اور کئی ہوائی جہاز انگلستان میں بن رہے ہیں جن میں سے ایک دنیا میں سب سے بڑا جہاز ہو گا۔

(برہمن گوٹ)

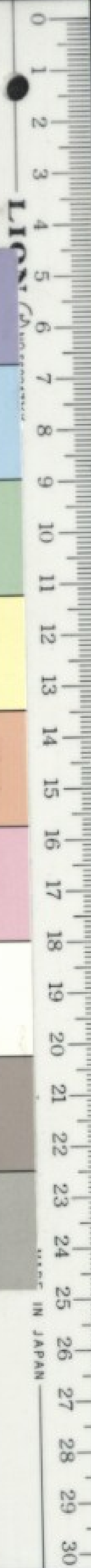
دی کینتھیڈرل ٹری

امیری پوسٹ کے گوپھا میں جو ملک کیلیفورنیہ میں ہے یہ سب سے بڑے قد کا درخت مشہور ہے تعداد میں پایا جاتا ہے۔ جس کا تنا بہت ہی موٹا ہوتا ہے۔ یہ گو یا سرکاری ہے۔ اس قسم کے ۹۰۰ بڑے بڑے درخت اسجگہ موجود ہیں۔ جن میں سے بعض حیرت انگیز موٹائی اور اونچائی رکھتے ہیں سب سے بڑے کا نام Grizzly Giant ہے جس کی موٹائی ۹۴ فیٹ ہے اور اونچائی میں سب سے بڑا ۲۷۲ فیٹ اونچا ہے اور ۲۵۰ فیٹ اونچے درخت تو بہت ہیں (امریکن مجمع)

اخبار کی طرف سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا دوسرا انعام

ناظرین کو معلوم ہے کہ لنڈن کے اخبار ڈیلی میل نے پچھلے ہفتے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا انعام اس غبارہ باز (ہوائی کل میں پرواز کرنے والے) کو دیا ہے جو اپنے نو ایجاد غبارے میں بیٹھکر تھوڑے سے تھوڑے وقت میں لنڈن سے مانچسٹر پہونچ گیا تھا۔ اب اس اخبار نے پھر ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے دو انعام مقرر کئے ہیں۔ جو بہترین کامیابی کے ساتھ ہوائی اڑنے والے لوگوں کو دیئے جاوینگے۔ ایک پرواز کا تجربہ انگلستان میں ہو گا اور دوسرے کا لنڈن سے پیرس تک ان کوششوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ وقت دور نہیں کہ جب ہوائی سواری ایسی عام ہو جاویگی جیسے معمولی گھوڑے گاڑی یا ریل گاڑی کی سواری ہے۔

ہندوستان میں ریشہ دار پودوں کی بڑی قدر اُس کی مانگ اور کھپت روز افزوں ترقی پر ہے۔ ان سے طرح طرح کے رسے بنائے جاتے ہیں۔ اور بھی بہت چیزوں میں کام آتا ہے۔ سررشتہ زراعت متوجہ ہے کہ ریشہ دار پودوں کی کاشت ہندوستان میں پھیلائی جائے۔ مختلف پودوں کے تجربے کر رہے ہیں۔ بعد کامیابی کے مروج کئے جاوینگے +



گلدستہ اخبار

پانڈی چیری کے کپڑے کے کارخانوں کے ۰۰۰،۶ ملازموں نے یکا یک اپنے کاموں کو چھوڑ دیا ہے سبب یہ تھا کہ افسران کچھ نئے قانون جاری کرنا چاہتے تھے۔ جن کو اُن لوگوں نے ناپسند کیا۔ قریب ۲۰۰ ملازم گرفتار کئے گئے ہیں۔ کیونکہ اُنہوں نے بلوہ شروع کرنے کی کوشش کی تھی۔

ماسکو کے مشہور گرجہ گھر کریملن میں بہت بھاری چوری ہوئی ہے۔ بیش قیمتی ہیرے اور جواہرات جو کہ تصویروں اور دیگر جگہوں میں لگے ہوئے تھے۔ غائب ہو گئے ہیں۔ نقصان کا تخمینہ قریب ۳۰ لاکھ روپیہ کیا گیا ہے۔

سہارنپور کی ترقی۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ یہاں فری میسن لاج ہے۔ تھیوسوفیکل لاج ہے۔ سناتن دھرم سبھا ہے۔ آریہ سماج ہے۔ ہندو سبھا ہے۔ کانسٹنٹ کلب ہے۔ جین کلب ہے۔ مسلم لیگ ہے۔ ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی ہے۔ جنیس کلب کانسرٹ کلب ہے۔ سمر گنگ کلب ہے۔ سترا خیوان ہے۔ اور حال میں ایک ریٹ پیئرس ایسوسی ایشن جاری کی گئی ہے جو میونسپل معاملات میں دلچسپی لیگی جس کے کام کی بڑی گنجائش ہے۔

کلکتہ پولیس نے ہریہ ناتھ داس نام ایک دوکاندار کو گرفتار کیا۔ یہ مصنوعی ڈاڑھیاں مونچھیں فروخت کرتا تھا۔ دوکاندار کی تلاشی سے مصنوعی ریشوں کی ایک بڑی تعداد برآمد ہوئی پولیٹیکل ڈکیتیوں میں بھی یہ ڈاڑھی مونچھیں بافراط استعمال کی جاتی ہیں۔ اس باعث ڈاکوؤں کا شناخت کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

جزائر برطانیہ میں پچھلے سال [illegible] میں لوگوں کے پینے میں آئیں اُنکی قیمت ۵ کروڑ ۹۱ لاکھ ۲/۱ ۶۲ ہزار پونڈ [illegible] ۴۳ کروڑ روپیہ کے برابر تھی۔ حالانکہ سال ماسبق میں ۲ کروڑ دس لاکھ ۲/۱ ۶۲ ہزار پونڈ کی شراب میں استعمال کی گئی تھیں

لوکل

مورخہ ۷ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو بوقت شام شاہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ملک معظم کی ناگہانی وفات کا تار جس وقت پہونچا مورخہ ۸ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو خانصاحب محمد ظفر خاں تحصیلدار لودیانہ نے شہر میں ہڑتال کرائی۔ تمام اہل شہر نے بخوشی شاہنشاہ کے ماتم پرغم میں اپنی دوکانیں فوراً بند کر دیں اور تمام شہر سے حسرت ٹپکنے لگی ۲/۱ ۹ بجے ٹاؤن ہال میں بصدارت رائے کدار ناتھ صاحب ڈسٹرکٹ جج لودیانہ ایک ماتمی جلسہ منعقد ہوا۔ اکثر وکلا و روسا شہر و دیگر اہل شہر اس میں شریک ہوئے مفصلہ ذیل ریزولیوشن پیش ہو کر پاس ہوئے۔

لالہ امرداس سنگھ صاحب نے تحریک کی کہ ۲/۱ ۱۰ بجے جملہ حاضرین صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر کی کوٹھی پر برائے اظہار ماتم حاضر ہوں۔ مولوی محمد حسن صاحب گورنمنٹ پنشنر و ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ نے تائید کی اور یہ تجویز پاس ہوئی۔

مولوی کریم بخش صاحب وکیل نے تحریک کی کہ ۲/۱ ۵ بجے شام کو ٹاؤن ہال میں جملہ اقوام لودیانہ کی جانب سے ایک متفقہ جلسہ ماتم ہو۔ لالہ سیتارام صاحب میونسپل کمشنر نے اس کی تائید کی۔

قریباً ۱۰ بجے جملہ حاضرین پا پیادہ ڈپٹی کمشنر صاحب کی کوٹھی کو روانہ ہوئے۔ کوٹھی پر پہونچکر ڈپٹی کمشنر صاحب کو اطلاع پہونچائی گئی۔ صاحب بہادر باہر تشریف آور ہوئے اور تمام حاضرین کی جانب سے رائے کدار ناتھ صاحب ڈسٹرکٹ جج نے نہایت ہی پرغم الفاظ میں ملک معظم کی ناگہانی وفات کا افسوس ظاہر کیا اور برٹش حکومت کی برکات کا ذکر کیا۔ بابو رائے برودہ وکیل نے ڈپٹی کمشنر صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ جملہ اہل ہنود و اہل اسلام کی جانب سے ملک معظم کی ناگہانی وفات کا تار بھیجا جاوے۔ صاحب بہادر نے منظور فرمایا۔

اشتہار

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی کارکن کمیٹی یہ سمجھتی ہے کہ اگر کوئی دیسی لائق تعلیم یافتہ شخص ملے جو سوسائٹی کے ہر صیغہ میں پوری تربیت حاصل کرے تو کام میں بڑی مدد ملے گی۔

اس سے سوسائٹی شروع میں ساٹھ روپیہ ماہوار دینے کو تیار ہے۔ اور اگر حسب منشا کام کیا جائیگا تو دس روپیہ سالانہ چار سال تک ترقی دیجائے گی جب کہ تنخواہ ننانوے روپیہ تک نہ پہونچ جائے اور اس تربیت کے زمانہ کے بعد سو روپیہ ماہوار تنخواہ ہوگی۔ پہلے بارہ مہینے آزمائشی ہونگے۔ ان کے خاتمہ پر چار سال کے باقی حصہ کے لئے خاص تقرری ہوگی اور پوری تقرری جس کے شروع میں سو روپیہ ماہوار تنخواہ دیجائیگی۔ اُمیدوار کی قابلیت پر موقوف ہوگی کہ علمی طور پر اور کام میں کہاں تک ترقی کی ہے۔

چاہئے کہ کمیٹی کے پاس درخواستیں ۱۵ جون سنہ ۱۹۱۰ء تک پہونچ جائیں تاکہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۱۰ء تک امیدوار انتخاب کیا جا سکے۔

درخواست معہ اسناد پادری جے۔ اے۔ ووڈ آنریری سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک ڈپو لاہور کے پاس بھیجی جائیں۔

---

2 **ضرورت** 2

مشن ہائی اسکول اجمیر کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ مبلغ سو ۱۰۰ روپیہ ماہوار۔ درخواستیں معہ اسناد پادری آر۔ ایچ۔ میکالسٹر مشن ہاؤس اجمیر بھیجی جاویں۔

خاصکر بی۔ اے۔ ایس۔ درخواست کریں



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۷ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہوسکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان پنجاب " عاہ

غیر ممالک سے " ۵ہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عگ	ہے	ے
چہارتھائی کالم	ہے	ے	عے
نصف کالم	ے	عے	معے
پورا کالم	عے	معے	ہے
پورا صفحہ	ہے	معے	لعے

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو منفعت سبھی جاینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُن کو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُن پر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اُردو بڑے حروف کے جلد کپڑا	عصہ/
رومن اُردو معہ راگ ...	ہے/
رومن اُردو کاغذ کی جلد ...	۸/
شبد و غزلیں فارسی اُردو ...	۹ پائی
ایضاً گورمکھی	۶ پائی
ایضاً ہندی	۶ پائی

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۶ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔ شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ/ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ/۔ ۳ یا زیادہ للعہ/ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا + کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرو کونل وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماصہ تک کرو کونل لعہ/

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب سکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ

محصولڈاک علاوہ + اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۲ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہوجاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کررہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ ازحد مفید ہیں +

جو صاحب لکھنا چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہو سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براونز چھپا اور شائع ہوا۔